26964 ـ دوسروں کی جاسوسی کرنے کی حرمت

سوال

میں ایک کمپنی میں ملازم ہوں، مینجر نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کی شخصیت کے متعلق ملازموں کی باتیں بتایا کروں، باوجود اس کے ملازم اس کے بارہ میں کچھ باتیں ایسی بھی کرتے ہیں جو صحیح ہیں، تو کیا اس جاسوسی کے عوض میں مجھے ملنے والا الاؤنس حلال ہے یا حرام ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کے لیے یہ حرام کام کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ چغل خوری اور جاسوسی میں شامل ہوتا ہے، اور اس کی بنا پر ملنے والا رقم بھی حرام ہے.

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ چغلی اور غیبت کبیرہ گناہوں میں سے ہے، اور چغلی و غیبت یہ ہے کہ لوگوں کی باتوں کو ایک دوسرے کی طرف ان میں فساد اور گڑبڑ پیدا کرنے کے لیے نقل کی جائے، غیبت اور چغلی کی معروف تعریف یہی ہے.

ابن حجر الھیتمی رحمہ اللہ تعالی نے یہ تعریف اپنی کتاب " الزواجر عن اقتراف الکبائر " میں نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ:

(اور احیاء میں کہا ہے کہ: یہ اس کے ساتھ ہی مختص نہیں، بلکہ ہر وہ چیز جس کا انکشاف اور ظاہر کیا جانا ناپسند سمجھا جائے، چاہے اسے جس کی طرف نقل کیا جائے وہ ناپسند کرے یا پھر جس کی جانب سے وہ بات نقل کی جارہی ہے وہ ناپسند کرے، یا کوئی تیسرا شخص، اور چاہے اسے بات کے ذریعہ ظاہر کیا جائے یا لکھ کر یا اشارہ کنایہ سے، اور چاہے منقول کوئی فعل ہو یا قول، یا عیب یا جس کی جانب سے نقل کیا جا رہا ہے اس کا نقص یا کوئی اور چیز یہ سب برابر ہے.

تو اس طرح چغلی اور غیبت کی حقیقت یہ ہوئی کہ راز افشا کرنا، اور چھپی ہوئی چیز کو ظاہر کرنا جس کا اظہار ناپسند ہو، تو اس طرح لوگوں کے جو حالات بھی دیکھے گئے ہوں اور ان کا مشاہدہ کیا گیا ہو انہیں آگے بیان کرنے سے خاموشی اختیار کرنا، لیکن صرف اسے بیان کیا جائے جس میں کسی مسلمان کو نفع ہو یا اس سے کوئی ضرر

اور نقصان دور کرنے کے لیے بیان کیا جاسکتا ہے.

مثلا: اگر کوئی کسی شخص کو کسی کا مال لے جاتے ہوئے دیکھے، تو اسے اس کی گواہی دینا ہو گی، بخلاف اس کے کہ اگر کوئی شخص اپنا مال چھپا رہا ہے تو اس نے اسے بیان کر دیا تو یہ چغلی اور غیبت اور راز افشا کرنے میں شامل ہو گا.

لھذا اگر جو کسی شخص کے بارہ میں بیان کیا جا رہا ہے وہ اس میں عیب ہو یا نقص ہو تو یہ غیبت اور چغلی میں شامل ہو گا، انتھی) .

دیکھیں: ا لزواجر: کبیرہ گناہ نمبر (252)

اور حافظ منذری رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا گیا ہے کہ:

(چغلی اور غیبت کی حرمت، اور یہ کہ چغلی اور غیبت اللہ تعالی کے ہاں عظیم اور کبیرہ گناہوں میں سے ہونے پر امت کا اجماع ہے).

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کا اپنے ملازم ساتھیوں کی باتیں مینجر کو بتانا راز کا افشاء اور فساد و فتنہ کی کوشش ہے، اور اس کام میں پڑنا کبیرہ اور عظیم گناہوں میں شامل ہوتا ہے، اور اس پر مستزاد یہ کہ یہ کام حرام کردہ جاسوسی میں شامل ہے.

کتاب و سنت میں بہت سی نصوص اور دلیلیں آئی ہیں جن میں غیبت اور چغلی، اور جاسوسی، اور لوگوں کی عیب جوئی اور نقص تلاش کرنے کی بہت زیادہ مذمت کی گئی ہے، اور یہ دلائل اور نصوص مسلمان شخص کو ان حرام کام کے ارتکاب سے روکتے اور منع کرتے ہیں.

ذیل میں ہم چند دلائل ذکر کرتے ہیں:

1 ـ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" چغل خور اور غیبت کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا"

اور ایك روایت میں قتات کے لفظ ہیں.

صحیح بخاری حدیث نمبر (6056) صحیح مسلم حدیث نمبر (105).

قتات نمام کو ہی کہتے ہیں: اور کہا گیا ہے کہ: نمام وہ شخص ہے جو چند باتیں کرنے والے لوگوں کے ساتھ ہو

اور ان کے ساتھ غیبت کرے، اور قتات اس شخص کو کہتے ہیں جو ان کی باتیں چوری چھپے سنے اور انہیں علم تك نہ ہو پھر بعد میں چغلی کرتا پھرے.

2 ـ صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ علیہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ: ایك دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ سے نکلے تو دو انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" انہیں عذاب تو ہو رہا ہے لیکن یہ عذاب کوئی بہت بڑی چیز میں نہیں حالانکہ یہ بڑی بھی ہے، ان میں ایك تو پیشاب (کے چھینٹوں) سے اجتناب نہیں کرتا تھا، اور دوسرا چغلی کرتا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (216) صحیح مسلم حدیث نمبر (292).

3 ـ اور صحیحین میں ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم گمان سے بچا کرو، کیونکہ گمان جھوٹی ترین بات ہے، اور تم جاسوسی نہ کرو، اور کسی کے عیب نہ ٹٹولا کرو، اور آپس میں ایك دوسرے سے حسد مت کرو، اور ایك دوسرے سے قطع تعلقی مت کرو، اور آپس میں بغض مت رکھو، بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو"

صحيح بخاري حدیث نمبر (5144) صحیح مسلم حدیث نمبر (2563)

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(بعض علماء کا کہنا ہے کہ: التحسس: حاء کے ساتھ: کسی قوم کی بات چیت سننے کو کہتے ہیں، اور جیم کے ساتھ التجسس: لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کو کہتے ہیں.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: باطنی امور تلاش کرنا، اور اکثر طور پر یہ شر میں کہا جاتا ہے، اور جاسوس پوشید شر والا ہے، اور ناموس پوشیدہ بھلائی والا ہے.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: جیم کے ساتھ: التجسس: کسی دوسرے کے لیے عیب تلاش کرنے، اور حاء کے ساتھ لوگوں کے عیوب اپنے لیے تلاش کرنے. یہ ثعلب کا کہنا ہے.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: یہ دونوں ایك ہی معنی میں ہیں، وہ یہ کہ غائب اور پوشید حالات اور خبریں تلاش کرنے کو کہتے ہیں). انتہی

4 ـ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے کوئی ایسی خواب بیان کی جو اس نے دیکھی بھی نہ ہو اسے دو جو کے مابین گرہ لگانے کا مکلف کیا جائے گا، اور وہ ہر گز ایسا نہیں کر سکے گا، اور جس نے کسی قوم کی بات چیت سنی اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں یا اس سے بھاگتے ہوں تو روز قیامت اس کے کانوں میں پگھلایا ہوا سکہ ڈالا جائے گا، اور جس نے تصاویر بنائیں اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے اس میں روح ڈالنے کا مکلف کیا جائے گا لیکن وہ اس میں نہیں پھونک سکے گا"

صحیح بخاریحدیث نمبر (7042)

الانک پگھلے ہوئے سکے کو کہتے ہیں.

واللہ اعلم .